حرفِ اوّل

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حکمت نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک دن) اللہ کے رسول ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ خصلتیں تم میں پیدا ہوں:

۱) جب کسی قوم میں بے حیائی عام ہو جائے' یہاں تک کہ لوگ علی الاعلان بے حیائی کے کام کرنے لگیں تو اُس قوم میں طاعون اور درد و الم والی ایسی بیماریاں عام ہو جائیں گی جو اُن کے پہلے آباء واجداد میں نہ ہوں گی۔

۲) اور جب کسی قوم کے لوگ ماپ تول میں کمی کرنے لگیں گے تو قحط سالی اور سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے اور اُن پر ظالم حکمران مسلط ہو جائیں گے۔

۳) اور جب لوگ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو آسمان سے بارانِ رحمت ان سے روک لی جائے گی۔ اور اگر زمین پر چرند پرند نہ ہوتے تو اُن پر بارش بالکل ہی نہ برسائی جاتی۔

۴) اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا عہد توڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ اغیار میں سے ان پر ایک دشمن مسلط کر دے گا جو ان کے مال و اسباب میں سے بعض کو اپنے قبضہ میں لے لے گا۔

۵) اور جب ان کے حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں گے اور اللہ کی نازل کردہ شریعت میں سے بعض احکامات کو اختیار کریں گے (اور بعض کو ترک کر دیں گے) تو اللہ تعالیٰ ان کے مابین لڑائی اور عداوت پیدا کر دیں گے۔

اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے لفظ مسند بزار اور بیہقی کے ہیں۔ اسی طرح اس کو امام حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلمؒ کی شرائط پر صحیح حدیث ہے۔

حدیثِ نبویؐ کے اِس آئینے میں ہم اپنے معاشرے کی تصویر دیکھیں تو انتہائی مکروہ صورت نظر آتی ہے۔ اس ذلت و پستی کی دلدل سے نکلنے کے لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں چند نکات پیش خدمت ہیں۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ۔

حرام کمائی سے بچنے کے لیے آمدنی کے ان ذرائع سے اجتناب لازمی ہے:

۱) **سود**: عقیدے میں 'شرک' اور عمل میں 'سودی کمائی' سب سے بڑے گناہ ہیں۔ سود کو ترک نہ کرنے والوں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ اور جس قوم کے خلاف اللہ کی طرف سے جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہو اس کی بدنصیبی اور بدحالی کا کیا ٹھکانہ! پس لازم ہے کہ سودی بینکوں سے سودی قرض مت لیے جائیں' سودی کھاتے نہ کھلوائے جائیں' سودی بونڈز اور سرٹیفکیٹس نہ خریدے جائیں۔ حلال ہی پر قناعت کی جائے۔ اللہ جائز بچتوں اور حلال کی کمائی میں برکت ڈالتا ہے۔ سودی کمائی صرف ظاہر میں بڑھتی ہے' حقیقت میں یہ سراسر نقصان اور دھوکہ ہے۔ اس کمائی سے سوائے پریشانی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا! اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہمارے پیش نظر رہنا چاہیے: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ (البقرۃ:۲۷۶) ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

۲) **جوا اور لاٹری**: اللہ تعالیٰ نے جوئے' سٹے اور لاٹری کی ممانعت کر دی ہے اور قرآن حکیم میں انہیں ﴿رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾ یعنی گندے شیطانی کام قرار دیا گیا ہے۔ (المائدۃ:۹۰) یہ اور ان جیسے تمام کام صرف راتوں رات امیر بننے کا حسین فریب ہیں۔ اس سے مال کی محبت اور easy money کی خواہش میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ خواہش انسانوں کی عاقبت کے لیے تباہ کن ہے۔ اس کے برعکس اصل بابرکت مال وہ ہے جو انسان محنت سے کمائے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ''بے شک تمہاری کمائی میں سے سب سے زیادہ پاک اور عمدہ وہ ہے جو تم نے محنت سے کمایا ہو''۔

بدقسمتی سے راتوں رات لکھ پتی اور کروڑ پتی بنانے کی ترغیبات آج ہر چیز میں ڈالی جارہی ہیں۔ سافٹ ڈرنک خریدیے تو لکھ پتی بنیے! پٹرول خریدیے تو کروڑ پتی بنیے! یہاں تک کہ سکول یا کالج میں داخلہ لیجیے تو کوئی دلفریب انعام جیتئے۔ یہ سب کیا ہے؟ یہ دھوکہ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہے! معزز قارئین! اللہ نے ایسی تجارت کو حلال قرار دیا ہے جس میں خرید وفروخت کرنے والوں کو خوب وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کیا لینا ہے اور کیا دینا ہے۔ خرید وفروخت کے ساتھ ''اَن دیکھی منفعت'' سراب اور دھوکہ ہے۔ اس سے اجتناب کریں اور اس کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کریں۔

۳) **ضرر رساں اشیاء کی فروخت:** اللہ تعالیٰ نے تمام پاک اور طیّب چیزوں کو حلال اور تمام ناپاک اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ ناپاک اور خبیث چیزیں انسان کے مادی اور روحانی دونوں وجودوں کے لیے نقصان کا باعث ہیں۔ اسی لیے ان کی پیداوار' خرید وفروخت اور ان کا استعمال ممنوع کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسی تمام اشیاء کی تجارت سے اجتناب کریں جن میں ظاہری یا باطنی نجاست پائی جاتی ہو' مثلاً مردار اور حرام جانور جیسے خنزیر اور کتا وغیرہ' خون' انسانی اعضاء' نشہ آور اشیاء وغیرہ۔ اسی طرح سفلی جذبات کو اشتعال دینے والے افعال اور اشیاء' مثلاً رقص وسرود' سینما' قحبہ گری' وغیرہ کو کلیۃً ترک کر دیں۔ مزید برآں اسراف وتبذیر کو فروغ دینے والے جملہ محرکات اور ان کی خرید وفروخت بھی ترک کر دینی چاہیے۔

اللہ کے رسول ﷺ کے متذکرہ بالا فرمانِ مبارک پر غور کریں تو ہماری موجودہ بدحالی کی ''اصل وجوہات'' خود بخود سمجھ آجاتی ہیں۔ اِن حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس حدیث میں بیان کردہ گناہوں سے نہ صرف اپنا دامن بچائیں بلکہ اپنے معاشرے کو ان منکرات سے پاک کرنے کے ضمن میں اجتماعی جدوجہد کریں۔ اس طرح ان شاء اللہ العزیز دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے شامل حال ہوگی اور اللہ تعالیٰ ہمیں اُخروی کامیابی سے بھی سرفراز فرمائے گا۔ oo